السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھو

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھو

اس مسئلہ کی بابت چند باتیں قابل توجہ ہیں جن سے اس مسئلہ کا فیصلہ ہوسکتا ہے:

(1) پہلے ہاتھ رکھنے ، یا پہلے گھٹنے رکھنے کی ، دونوں حدیثوں میں من حیث السند کون راجح ہے ؟ ۔

(2) جو قدحیں سجدہ جاتے وقت پہلے ہاتھ رکھنے کی ، حدیث پر کی گئی ہیں وہ درحقیقت قدح ہیں ؟ یا ان کا خیال ہی خیال ہے ؟

(3) کیا پہلے ہاتھ رکھنے کی حدیث سلف اہل حدیث میں معمول بہ تھی ؟ اور اس پر تعامل کی حالت کیا تھی ؟ ۔

(4) پہلے گھٹنے رکھنے کی حدیث پر جو قدحیں اور جرحیں کی گئی ہیں وہ دفع کی گئی ہیں ۔

(5) کیا نسخ کی بحث یہاں آسکتی ہے ؟ اور نسخ کے لیے کیا کیا شرائط ہیں ؟

پہلی بحث : من حیث السند اسی حدیث کو ترجیع ہے جس میں سجدہ جاتے ہوئے ہاتھ رکھنے کا حکم ہے ۔ پہلے وہ حدیث بتمامہ مع ترجمہ نقل کی جاتی ہے:

(1) ،، حدثنا سعید بن منصورنا عبدالعزیز بن محمد حدثنی محمد بن عبداللہ بن حسن عن ابی الزناد عن الأعرج عن أبی ہریرة قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : إذا سجد احدکم فلا یبرک کما یبرک العیر ولیضع یدیہ قبل رکبتیہ .

(2) ،، حدثنا قتیبة بن سعیدنا عبداللہ بن نافع عن محمد بن عبداللہ بن حسن عن أبی الزناد عن الأعرج عن أبی ہریرة قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : یعمد أحدکم ، یبرک کما یبرک الجمل

یعنی : '' ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ : جب تم میں سے کوئی سجدہ کرلے ، تو چاہیے کہ پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھے ، اور اونٹ کی طرح (پہلے اپنے گھٹنے رکھ کر) نہ بیٹھے ، کیا تم میں سے کوئی قصد کرتا ہے اونٹ کی طرح (پہلے گھٹنے رکھ کر) بیٹھنے کا ،، (سوایسا نہیں کرنا چاہیے) ۔

اس حدیث کو ابوداوَد ، ترمذی ، نسائی ، دارقطنی ، ابن خزیمہ اور امام احمد وغیرہ نے روایت کیا ہے ، اس حدیث کی بابت حافظ ابن حجر فتح الباری (2 291) وبلوغ المرام (ص : 108) میں لکھتے ہیں : '' أخرجہ الثلاثة ، وہو أقوی من حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ : رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ ، أخرجہ الأربعة ، قال : للأول شاہد من حدیث ابن عمر ، صححہ ابن خزیمة ، وذکرہ البخاری معلقاً موقوفا ،، .

یعنی : '' پہلے ہاتھ رکھنے کی حدیث کو ائمہ ثلاثہ ابوداوَد ، نسائی ، ترمذی ، نے روایت کیا ہے ، اور یہ حدیث سجدہ جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھنے کی (جو ابوہریرہ سے مروی ہے) وائل بن حجر کی حدیث سے اقوی ہے ، جس میں یہ ذکر ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ جاتے ہوئے پہلے گھٹنے رکھتے ہوئے دیکھا ۔ اس لیے کہ پہلی حدیث (یعنی سجدہ میں پہلے ہاتھ رکھنے) کے لیے ابن عمر کی حدیث سے ایک شاہد موجود ہے جس کی تصحیح ابن خزیمہ نے کی ہے ، جس کو امام بخاری نے صحیح بخاری میں تعلیقات میں روایت کیا ہے ،، ۔

صحیح بخاری میں '' باب یہوی بالتکبر حین یسجد . وقال نافع : کان ابن عمر یضع یدیہ قبل رکبتیہ ،، اور فتح الباری ،، (2/290) میں ہے : '' وصلہ ابن خزیمة والطحاوی وغیرہما من طریق عبدالعزیز الدارا وردی عن عبیداللہ بن عمر عن نافع بہذا ، وزاد فی آخرہ : ویقول : کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعل ذلک ،، .

یعنی : '' امام بخاری باب قائم فرماتے ہیں ، اس امر کا کہ سجدہ جاتے ہوئے تکبیر کے ساتھ جھکے ۔ اور جھکنے کی کیفیت یہ ہو کہ پہلے ہاتھ رکھے ۔ جیسا کہ عبداللہ ابن عمر کرتے تھے ۔ عبداللہ بن عمر کے اثر کو (جو معلق ہے) ابن حزیمہ اور طحاوی وغیرہ نے موصول کیا ہے ، جس کے اخیر میں یہ جملہ بھی ہے کہ : عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ : میں نے سجدہ جاتے ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے ہاتھ ہی رکھتے ہوئے دیکھا ،، ۔

ایک دوسری جگہ فتح الباری (2 291) میں ہے : '' والذی یظہر أن أثر ابن عمر من جملة الترجمة ، فہو مترجم بہ لا مترجم لہ ، والترجمة قد تکون مفسرة لجمل الحدیث ، وہذا منہا ،، .

یعنی : ''جوبات بعد تدبر وبحث کے ظاہر ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ ابن عمر کا اثر (جو امام بخاری نے باب کے نیچے کر کیا ہے) ترجمہ باب میں داخل ہے ۔ ترجمہ باب سے خارج نہیں ، اور ترجمہ الباب کبھی مجمل حدیث کا مفسر ہوتا ہے ، اور یہاں بھی ایسا ہی ہے ،، یعنی : جو طویل حدیث اس باب کے ثبوت میں آگے آتی ہے اس میں سجدہ جاتے ہوئے کی کیفیت مجمل ہے ، امام موصوف نے اس باب کے ذریعہ اس کی تفسیر کر دی کہ پہلے ہاتھ رکھنا چاہیے ۔ حدیث طویل کا مجمل ٹکڑا یہ ہے کہ ''ثم یقول : أکبر حین یهوی ساجدا ،، یعنی : پھر اللہ اکبر کہتے جب سجدہ جانے کو جھکتے اور ہاتھ پہلے رکھتے کما کان یفعل ابن عمر .

،، عون المعبود (3/50) میں ہے : ''قال الحافظ ابن سید الناس : سند الناس : أحادیث وضع الیدین قبل الرکبتین أرجح ، وقال : ینبغی أن یکون حدیث أبی ہریرۃ داخلا فی الحسن علی رسم الترمذی لسلامۃ رواتہ من لجرح .

یعنی : ''حافظ سید الناس نے بھی حافظ ابن حجر کی طرح اسی حدیث کو راجح بتایا ، جس میں قبل گھٹنوں کے ہاتھوں کے رکھنے کا ذکر ہے ۔

وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ترمذی کی اصطلاح کے مطابق بھی حسن ہونی چاہیے ، کیوں کہ اس کے رواۃ جرح سے سالم ہیں ،، ۔

دیکھو حافظ ابن حجر العسقلانی اور حافظ ابن سید الناس نے من حیث السند اسی حدیث کو مع دلیل ترجیح دی اور اقوی بتایا ، جس میں سجدہ جاتے وقت پہلے ہاتھوں کے رکھنے کے کا حکم ہے ۔ اور امام المحدثین امام بخاری نے بھی سجدہ جاتے ہوئے تکبیر کہنے کی حدیث (جو مجمل تھی) کی تفسیر اسی سے کی ۔ یہ اس حدیث سے جس میں سجدہ جاتے ہوئے گھٹنے رکھنے کا ذکر ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ امام بخاری نے بھی اسی کو اقوی ٹھہرایا ۔

،، عون المعبود (3 50) میں ہے ''وقد أخرجہ الدار قطنی باسناد حسن ، والحاکم فی المستدرک مرفوعا بلفظ : إن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان إذا سجد یضع یدیہ قبل رکبتیہ ، وقال : علی شرط مسلم .

یعنی : ''سجدہ جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھنے کی حدیث کو حاکم اور دار قطنی نے بھی روایت کا ہے ۔ دار قطنی نے باسناد حسن روایت کی ہے ۔ اور حاکم نے ''علی شرط مسلم ،، کہا ہے ،، ۔

خلاصہ یہ کہ اس مضمون کی حدیث باختلاف سند ابوداؤد ، ترمذی ، نسائی ، حاکم ، احمد ، طحاوی ، ابن خزیمہ اور دار قطنی وغیرہ نے روایت کیا ہے ۔ اس بیان سے حدیث مذکور کا راجح واقوی ہونا ظاہر ہوگیا ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 334

محدث فتویٰ